

نورافشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ | قیمت سالیانہ معہ محصول ہے

نمبر ۴۱ - جلد ۸ | لودیانہ ۷ اکتوبر سنہ ۱۸۸۰ء | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستۂ اخبارات

لاہور میں چالیس افغان جو یعقوبخان کی شکست پر گورنمنٹ نے گرفتار کئے تھے واخل جیل گئے = کابل میں افواہ ہے کہ ایوبخان کا قصد ابھی تک صلح کا نہیں اور وہ ہرات میں پہونچکر اور انتظام کریگا = قندھار میں آجکل یورپین گورنر یعنے میجر پراتھرو صاحب ہیں = سُنا گیا ہے کہ جنرل محمد جان سلیمان خیل کے ایک ہزار غازیوں کے ہمراہ قندھار کیطرف بڑھ رہا ہے = سردار غلام حیدر خان بھی اسکے پیچھے آرہا ہے = ہرات سے خبر آئی ہے کہ ایوبخان جس شخص کو وہاں کی حکومت سونپ کر قندھار پر آیا تھا اُسکو وہاں کے لوگوں نے قتل کر کے ہرات میں سخت شور مچا دیا ہے = افغانی قیدی مستوفی حبیب اللہ کو مری سے شملہ بھیجے جائینگے = یعقوبخان کی آٹھوں بیگمیں منصوری میں پہونچ گئیں = سر فریڈرک رابرٹس کے ایام غیر حاضری میں جنرل راس صاحب فوج کی کمان کرینگے = ناسک کے متصل ایک پہاڑی چند روز سے آتش فشانی اور جنبش کرتی ہے کہ اُسکے ڈر سے قرب وجوار کے تمام باشندے بھاگ گئے = فوجی زر تکلیف کے چندے میں نواب صاحب جوناگڈہ نے دس ہزار روپیہ ارسال کیا ہے = دربار لاہور بجائے دس کے ۵ نومبر کو ہوگا = دربار لاہور میں سرحد کے تمام سردار شریک ہونگے = حکم ہوا ہے کہ محکمہ جات پیمائش وغیرہ کے تمام ملازم بغیر لائسنس کے ہتھیار رکھ سکتے ہیں = جنرل سٹوارٹ صاحب کو فوج مدارس کی سپہ سالاری ملے گی = روسیوں نے تجربہ کیا ہے کہ مٹی کے تیل سے اگبوٹ چل سکتے ہیں = بنارس کی چھاونی اُٹھا دیجاویگی = حضور قیصر ہند کا ۰ہ ہزار روپیہ ہر سال آمدورفت انگلنڈ و سکاٹلنڈ میں صرف ہوتا ہے = تین لاکھ روپیہ کے جواہرات ٹرڈللور علاقہ مدراس کے ایک مندر سے چوری گئے اب تک چوروں کا کچھ سراغ نہیں ملا = ماہ گذشتہ میں ۱۹ کروڑ ½۱۲ لاکھ کا مال سوداگری لنڈن سے گیا اور ایک کروڑ ½۲ لاکھ کا آیا = ولایت میں ایسے پروں کے بنانے میں کوئی ایک عاقل العقلا مصروف ہیں کہ جنکے ذریعے پرندوں کیطرح انسان اُڑ سکیں = حضور ویسرائے علاوہ لاہور کے سُنتے ہیں کہ انبالہ۔ ملتان۔ سکھر اور بمبئی میں بھی دربار منعقد فرمائینگے = اب معلوم ہوا ہے کہ کلکتہ یونیورسٹی کا امتحان انٹرنس ۲۹ نومبر کو ہوگا = جو تحایف عجیب وغریب دربار میں حضور ویسرائے بعض روسا کو دینگے کلکتے میں خریدے جارہے ہیں = شہر لنڈن میں ½۸ ہزار آدمی مدہوشی کے جرم میں گرفتار ہوئے = مرو پر پہونچنے کیطرف روس کا خیال معمول سے زیادہ لگ رہا ہے = چین تبت کو بودھیوں کے برخلاف اکسا رہا ہے = زولو قوم پھر سر اُٹھانے کے آثار دکھاتی ہے = جناب مسٹر لیپل گریفن صاحب وسط ہند کے رزیڈنٹ قرار پائے ہیں =

نورافشاں

پردہ داری

ــــ ہنود کی کتب قدیم مثلاً رامائن مہابھارت رگھو ونس وغیرہ میں اس قسم کے نظائر بکثرت موجود ہیں جن سے ثابت ہوتا ہی کہ پرانے زمانے میں ہندوستان کی عورات کیا شریف اور کیا رذیل پردہ میں نہیں رہتی تھی بلکہ رانیوں اور امیرزادیونکو بھی اپنے متعلقین کے ساتھ کھلے بندوں سیر و سیاحت اور عام طور پر بات چیت کرنے میں کسیطرح کی روک نہ تھی البتہ مذہب اسلام میں کسیقدر پردہ مقرر تھا سو جب گورنمنٹ اسلامیہ کا تسلط ہندوستان پر ہوا تو اس فاتح قوم کی دیکھا دیکھی ہندوؤں نے بھی یہہ رسم اختیار کر لی۔ اب اسکی نوبت یہاں تک پہونچ گئی ہی کہ اگر اصل بانیوں کی شرع کے ساتھ مقابلہ کیا جاوے تو فرق کا کچھ حساب نہیں رہتا۔ اُن کی شرع میں عورت کے لئے ہاتھ اور مُنہہ کا چھپانا ضروری نہیں کہا گیا حالانکہ رسمی پردہ اُنکو گھر کی دیوار کے باہر ایک آنکھ تک بھی کھولنے کی اجازت نہیں دیتا۔ شرع جائز رکھتی ہی کہ عورت اپنے خاوند یا نہایت قریبی رشتہ داروں کے ساتھ بگھی ٹمٹم وغیرہ میں سوار ہو کر یا چادر لئے ہوئے آہستہ آہستہ پیدل چلکر قدرتی اشیاء کا تماشا کرے مگر رسم اُسکو گھر کے اندر مثل قیدیونکے بند رہنے پر مجبور کرتی ہی علےٰ ہذا القیاس +

ہمارے تعلیم یافتہ نوجوان جنکے دماغ مغربی تعلیم کی تنویر سے کچھ کچھ منور ہوگئے ہیں موجودہ پردہ کے عیوب سے بخوبی آگاہ ہوتے جاتے ہیں اور بعض نے تو بذریعہ لکچر یا مضمون برملا اظہار کر دیا ہی کہ یہہ رسم تہذیب کے حق میں محض ایک داغ ہی اور اُسکے اجرا کی اجازت نہ مذہب دیتا ہی اور نہ عقل۔ ایسے لوگوں کے سامنے اگر کہیں حفظان صحت کا ذکر آجاتا ہی تو ایک خاندان کے اصول صحت کے محفوظ رکھنے کے لئے ضرور سمجھا جاتا ہی کہ اسکی مستورات کو عام آزادی دیجاوے اور اگر قوائے دماغی یا عقل انسانی کی توسیع کا تذکرہ شروع ہو پڑتا ہی تو قدرتی اشیاء کے تجربے اور مصنوعات عالم کے مشاہدے کیواسطے لابد ہو جاتا ہی کہ عورات کو اپنے آپ پر چھوڑ دیا جاوے۔ جس موقعہ پر خاندانی اتفاق یا قومی تہذیب کا سلسلہ ملتا ہی تو ساتھ ہی ساتھ یہہ بھی کہنا پڑتا ہی کہ جب تک مرد اور عورتیں ایک ہی دسترخوان پر بیٹھکر کھانا اور ایک ہی مجلس میں جمع ہو کر اپنے دلی خیالات ایکدوسرے کے روبرو ظاہر کرنے پاوینگے اور عورات مردوں کے اور مرد عورتوں کے نقصوں کی اصلاح نہ کرینگے تب تک ترقی اتفاق اور تہذیب ایک امر محال۔ جہاں کہیں تعلیم نسوان کا ذکر چل پڑتا ہی تو اسکے ساتھ یہہ بھی لازم و ملزوم ہی کہ جبتک یہہ پردہ کی دیوار بیچ میں حائل ہی تب تک تعلیم محض برائے نام ہی یعنے جسطرح فرزندان ہندوستان اسکولوں اور کالجوں میں جاکر پڑھتے اور ترقی کرتے ہیں اُسیطرح جب تک دختران ہند عام مدارس اور مکتبوں میں نہ پڑھینگی تب تک تحصیل علم معلوم۔ وہ لوگ خوش ہوتے ہیں جب دیکھتے ہیں کہ ہمارے وطن کی بعض بعض عورات اب ترقی نمایاں کرنے لگی اور اپنے طبعزاد شعر و اشعار یا مفید عام مضامین اخباروں میں چھپوا کر نام پانے لگی ہیں چنانچہ ایک ہندو اسن بیوی کا تذکرہ ہی کہ وہ اندنوں اپنے ملک کے قرب و جوار میں زبان سنسکرت عام مجلسوں میں اچھی اچھی لکچریں دے رہی ہی اور اہل بنگال اپنی عورت کے سامنے ایک نمونہ پیش کرتے اور اُنکو تعلیم کی ترغیب دلانے کیواسطے اس عورت کی دعوت کرنے پر آمادہ ہیں۔ اُن لوگوں کی خوشی اور بھی بڑھ جاتی ہی جب وہ سُنتے ہیں کہ بمبئی مدراس اور کلکتہ کی پارسی لیڈیاں اپنے شوہر اور بال بچوں کے ساتھ ٹھنڈے اور فرصت کے وقتوں میں بہتے پانی کے کنارے ایک لہلہاتی سبزی کے درمیان کھلا کھلی ہواخوری کر رہی ہیں اور کہ فلاں فلاں معزز دیسی ایک حوصلہ کے ساتھ اپنی ازدواج کو انگلستان تک ساتھ لے گئے ہیں۔ اور انہیں دنوں دو بنگالی بیبیاں اپنے دیسی لباس میں ایک لیوی میں جناب قیصر ہند کے پیش ہو کر قیصرانہ عنایت سے مشرف ہیں +

ــــ انگریز لوگ جو ہندوستان کی ترقی تہذیب کے خواہاں ہیں اکثر افسوس کے ساتھ یہہ کلمہ زبان پر لاتے ہیں کہ انگریزوں کا دلی اتحاد اور پورا پورا میل جول اس ملک کے لوگوں کے ساتھ کبھی نہیں ہو سکتا تاوقتیکہ انکی عورات اپنے شوہروں کے ساتھ انکی محفلوں میں کھلا کھلی آنا جانا نہ سیکھیں کیونکہ انکی ملکی رسم یہہ ہی کہ کوئی جلسہ کوئی مجلس کوئی کھانا کوئی میل ملاپ اُسکا نہیں ہو سکتا تاوقتیکہ میاں بیوی دونوں معہ جوان بیٹی اور بیٹیوں کے بالاتفاق شریک نہ ہوں۔ یہہ ایک عام بات ہی کہ جب کسی ہندوستانی امیر کو کوئی یورپین اعلےٰ حاکم خاطراً اپنے گھر میں بُلاتا ہی تو لاچاری میں اُسکو اکیلا بٹھا کر صرف آپ ہی اُس سے بات چیت کرتا ہی کیونکہ وہ جانتا ہی کہ دیسی آدمی سے اُن کی بیوی کا مزاج تک پوچھنا بھی ایک معیوب بات ہی اور برعکس اُسکے انگریزی رسم

یہہ ہے کہ میاں کی خاطر خواہ کوئی کرے یا نہ کرے مگر بیوی کی خاطر بہر حال مقدم سمجھے کیونکہ بیوی کی خاطر کرنے سے میاں کی خاطرداری خود بخود ہو جاتی ہے۔ میز یا دسترخوان پر اگر میاں بیوی ایک ساتھ شریک ہوں تو ہر بات میں بیوی کی تواضع ضروری سمجھی جاتی ہے اور میاں اپنی خبر آپ لے لیتا ہے یا اور بیویوں کی خاطر میں جو اُسکے آس پاس بیٹھی ہیں لگ جاتا ہے۔ ایسی محفلوں میں کسی ہندوستانی رئیس کا مجردطور پر جانا خواہ وہ کیسا ہی ذی رتبہ کیوں نہ ہو اکثر شکستہ دل اور نادم ہو کر آنا ہوتا ہے۔ اس مقام پر ہم ایک ہندوستانی رئیس اور ایک اعلے درجہ کے انگریز کی گفتگو لکھتے ہیں جو باہم اُن کے درمیان تخلیہ میں ہوتی تھی اور اُمید کرتے ہیں کہ اسکا پڑھنا ہمارے ناظرین کے لئے لطف سے خالی نہو گا +

صاحب - وِل سردار صاحب۔ آپ لوگ اپنی عورتونکو پردہ میں کیوں رکھتے ہیں کیا اُن بیچاری معصیت کی ماری ناکردہ گناہوں کو یہہ پردہ بجائے بندیخانہ کے نہیں ہے +

رئیس - جناب عالی - پردہ ہم لوگوں کے درمیان ایک نشان عزت بنگیا ہے اور ہماری مستورات بلحاظ عادت اس رسم کو دل و جان سے عزیز رکھتی ہیں اور برعکس اسکے بلحاظ عام اخلاق اہل ہند مستورات کا باہر پھرنا بہت سی خرابیوں اور رسوائیوں کا باعث سمجھا جاتا ہے۔ آپ دیکھتے ہیں کہ ہمارے لوگوں کے چال چلن عموماً جیسے چاہئے ویسے نہیں ہیں اُنکی گفتگو اکثر واہیات اُن کے الفاظ فحش مجسم اُنکی عادات بالکل خراب اُنکے طریق نشست و برخاست بالکل وحشیانہ - نہ صرف اُنکی آنکھوں میں بیحیائی اور ہاتھوں میں دغا بلکہ اُن کے دل خرابیوں کا سرچشمہ اور اُنکے خیالات بُرائیوں کا منبع ہیں اور

ادھر ہماری مستورات بالکل جاہل خام مغز اور سریع الاعتقاد پس جب یہہ حال ہے تو ہم اُنکو مطلق العنان کیونکر کریں اور اپنے ساتھ عام محفلوں میں کیونکر لیجائیں کیونکہ اسمیں ناحق اپنی عزت میں بٹا لگانا اور بیٹھے بٹھائے دلی رنجش کا بڑھانا ہے یہی باعث ہے کہ ہمارے شریف خاندان اپنی بیویوں کو پردہ سے باہر نکلنے کی اجازت نہیں دیتے تاکہ ایسا نہ ہو کہ کوئی ناشایستہ لفظ یا نامناسب کلمہ اُنکے کان میں پڑجاوے یا کوئی غیر شخص کسی وجہ سے اُنکی شان میں فرق ڈالنے کا قصد کرسکے بقول سعدی شیرازی سے مشو ایمن از زن کہ زن پارسا است۔ کہ خم بستہ بہ گرچہ در آشنا است۔

صاحب - ول جنٹلمین - ظاہراً آپ کی تقریر کی صداقت بیشک اُسی کے چہرہ پر ثبت ہے اور جیسا عمر بھر کے قیدی کو قید اور آزادگی یکساں معلوم دیتی ہے آپ کی عورات کو بھی بسبب عادت کے پردہ کی بندش بُری نہیں لگتی لیکن میرے رائمیں آپ کی کلام بعینہ اُس بڑھیا کی کلام کے موافق ہے جس نے اپنے جوان بچہ کو پانی میں جانے اور نہانے سے یہہ کہکر منع کیا تھا کہ بیٹا خبردار تالاب میں ہرگز نہ جانا جب تک کہ پہلے تیرنا نہ سیکھ لو - مگر دیکھئے اُس دانا لڑکے نے کیا معقول جواب دیا کہ اماجان پانی میں گئے بغیر بھی کبھی تیرنا آتا ہے۔ اسی سے سمجھ لیجئے کہ مردوں کی بگڑی ہوئی عادت کا سنوارنا بلا صحبت نیک عورات محال ہے عورت آدمیکی مصلح مانی گئی ہے کیونکہ فاحش سے فاحش اور بدلجام آدمیکو بھی جب تک کہ وہ پاکدامن اور نیک عورات کی صحبت میں بیٹھتا ہے کبھی جرأت نہیں پڑتی کہ کسیطرحکا غیر کلمہ زبان سے یا کوئی بیجا حرکت اپنے اعضا سے ظاہر کرسکے اور یہہ کلیہ ہے کہ ہر قوم میں زبان کی آراستگی اور فحش سے پرہیز اسیقدر

مروج ہے جسقدر کہ اُسکے مردونکی رغبت اور التفات نیک عورات کے ساتھ ہے۔ آپ لوگوں کی عام گفتگو میں اگر ناشایستگی اور بے تہذیبی ہے تو صرف بازاری کسبیوں اور فاحشہ خانگیوں کی ہمنشینی سے اور پاکدامن نیک چلن عورات کی علیحدگی سے ہے۔ افسوس ہے کہ تم اپنی عورات کو اس خوف سے کہ کہیں فحش الفاظ اُنکے کان میں نہ پڑجاویں عام محفلوں میں لیجانے اور پردہ سے باہر کرنے میں پرہیز کرتے ہو لیکن مطرب زادیوں اور میراسنوں کو پردہ کے اندر بلوا کر بیاہ شادی کے موقعہ پر سٹھنیاں اور واہیات نقلیں سنوانے کو بُرا نہیں مانتے۔ ہم آپ لوگوں کی ہی زبانی سنا کرتے ہیں کہ یہہ میراسنیں نہ صرف مغلظ باتیں کرتیں اور فحش راگ گاتی ہیں بلکہ فحش مجسم ہو کر ایسی قبیح علامات دکھلاتی ہیں کہ بعض موقعہ پر بازاری کسبیاں بھی اُنسے کان دباتی ہیں سو آپ لوگونکو اگر پرہیز منظور ہوتا تو سب طرحکا پرہیز مدنظر رہنا چاہئے تھا۔ ہماری رائمیں ہندوستان کے مہذب اور شایستہ بننے کیواسطے ضرور ہے کہ مرد عورت سے اور عورت مردوں سے امداد لیویں اور دونوں جنسیں باہم ملکر باتفاق یکدگر ایکدوسرے کی شایستگی میں کوشش کریں ورنہ علیحدگی میں سب طرحکی خرابیوں کا ہونا ممکن ہے جیسا ہو رہا ہے۔ اگر مردوں کے دلوں میں عورات کی پارسائی کا شک ہے تو عورات کے دلوں میں مردوں کیطرف سے دو چنداں شبہ ہے اور اسیواسطے اکثر خاندانوں میں نااتفاقیاں ہو رہی ہیں بلکہ اکثر ایسا بھی ہو جاتا ہے کہ عورت اپنے میاں کی بدعادتوں کا عوض خواہ مخواہ اپنی بدپرہیزی دکھلانے اور ایک سخت غیرت دلانے سے لیتی ہے اور نتیجہ یہہ نکلتا ہے کہ دونوں ایکدوسرے کو چھوڑ دیتے ہیں +

بقیہ مسیح کی خدمتگذاری کا تیسرا سال

اُنھوں نے کوشش کی کہ اُسے پکڑ لیں لیکن مسیح اُن کے ہاتھوں سے نکل گیا اور یردن کے پار بیت عبرا میں جا پہونچا جہاں یوحنا وعظ کرتا اور بپتسمہ دیتا تھا اور یہاں کچھ عرصہ تک قیام کیا مدت قیام کی ٹھیک معلوم نہیں ہوئی کہ کتنی مدت رہا غالب ہے کچھ ہفتہ تک رہا اُسکا وہاں سے نکل آنیکا یہہ سبب ہوا کہ اُسکے شاگردوں میں سے ایک لاذر نامی شاگرد مرگیا تھا وہ اور اُسکی دو بہن مریم اور مارتھا بیت عنیا کی مقیم تھیں اُنکو خداوند بہت پیار کرتا تھا اور اُن کے گھر میں اکثر اوترکر آرام کرتا تھا جب مسیح بیت عبرا میں تھا اُن دنوں لاذر سخت بیمار ہوا اُسکی بہنوں نے مسیح سے درخواست کر بھیجی کہ وہ آوے اور اُسکو اچھا کرے مسیح اِس خبر کو سنکر فوراً اُنکی مدد کو نہ آیا بلکہ اور دو روز وہاں توقف کیا اور جبکہ وہ مرگیا تو شاگردوں سمیت وہاں سے چلا جب وہ وہاں پہونچا تو اُسے مرے کو چار دن ہوگئے تھے اور اُسے قبر میں رکھ چکے تھے اور اُسکی نعش کسی قدر سڑ گئی تھی وراُس سے عفونت آرہی تھی مسیح نے قبر پہ پہونچکر اُس پتھر کو جو قبر کے مُنھہ پر رکھا گیا تھا اُٹھوایا اور یہہ کہکر بلند آواز سے چلایا کہ اَی لاذر باہر نکل آ تب وہ جو مرگیا تھا کفن سے ہاتھ پانو باندھے ہوئے نکل آیا مسیح نے حکم دیا اُسے کھولدو اور جانے دو تب یہودیوں میں سے جو مریم کے پاس آئے تھے بہتیرے اُس کام کو دیکھکر ایمان لائے اور اُسکی شہرت نہ صرف بیت عنیا میں پھیل گئی بلکہ یروشلم میں پہونچ گئی کیونکہ یروشلم تخمیناً ایک میل کے فاصلہ پر تھا وہاں سے ہزاروں آدمی بڑی بھیڑ کے ساتھ یسوع اور لاذر کے دیکھنے کو چلے آنے رہے تب سردار کاہن اور فریسی نہایت گھبرا گئے اور سنہدرین کو اکٹھا کرکے مشورہ کرتے رہے کہ ہم کیا کریں یہہ شخص تو بہت معجزے دکھاتا ہے اگر ہم اُسے یونہیں چھوڑیں تو سب اُسپر ایمان لے آوینگے بہتر ہوگا کہ ہم اُسکو جان سے ماریں اور اُسی دن سے وہ تلاش میں رہے کہ کسطرح اُسکو پکڑ لیں مسیح کو جب اُسکی خبر ہوئی تب یہودیوں میں ظاہر نہ پھرا بلکہ افرئیم نامی ایک شہر کے جنگل کی نواحی میں اپنے شاگردوں سمیت جارہا +

نورافشاں ۔مضمون مندرجہ بالا ہو آ مسیح کے مصلوب ہونے اور مردوں میں سے جی اُٹھنے سے بعد میں درج ہونے اور مضامین مسیح کے مصلوب ہونے اور مردوں میں سے جی اُٹھنے کے بیشتر نمبر ۳۱ و ۳۲ و ۳۳ و ۳۴ و ۳۵ میں شایع ہو چکے ہیں ناظرین اُس سلسلہ کو بتدریج ملاحظہ فرمالیں +

مسیح کی ذات اور شخصیت کا تذکرہ

میں نے مسیح کی زندگی اور تعلیم کا سلسلہ وار بیان کیا اب ارادہ ہے کہ اُسکی ذات اور شخصیت کا بھی کچھ تذکرہ کروں کیونکہ یہہ نہایت ضروری امر ہے اور اُسکی دریافت بغیر انجیل کا سمجھنا دشوار اور دور از کار ہے انجیل پر جتنے اعتراض وارد ہوئے اُنمیں سے نصف کے قریب اُسکی نافہمی سے پیدا ہوئی ہیں کسی کے دل میں اُسکی ذات کا یقین پیدا نہیں کرسکتا الا میں یہہ کرسکتا ہوں کہ اُسکا بیان کروں جیسا انجیل میں مذکور ہوا تا ہر خاص و عام جو انجیل کو پڑھے جان لیوے کہ عیسائیوں کا عقیدہ اِس امر میں کیا ہے اور کیونکر وہ ذکر جو انجیل میں مخالف ایکدوسرے کے نظر آتا ہے حقیقت میں تناقض ہے +

تمہید

(۱) یہ عجیب بات جو روز و شب ہماری نظر میں جلوہ گر رہی ہے روح کی نسبت ہے جسم کے ساتھ ہر ایک فرد بشر میں سب عقلا متفق ہیں اثبات پر کہ انسان میں دو وجودی اور مخالف شی ہیں روح اور جسم شی اُسے کہتے ہیں جو بالذات ہستی رکھتی ہے اور جو حامل اور مصدر ہے صفتوں اور تاثیروں کی اِس بیان سے معلوم ہوا کہ شی صفتوں اور تاثیروں سے علیحدہ ہے نہ صفتوں اور تاثیروں کا مجموعہ ہے اُسے کہتے ہیں جو صفتوں اور تاثیروں کی تبدل و تغیر کی حالت میں یکسان اور بے تغیر رہے حکما کی اصطلاح میں اُسے جوہر کہہ سکتے ہیں وہ شی جسے ہم روح کہتے ہیں جسمانی نہیں یعنے جسم کی کوئی صفت یا تاثیر اُسمیں نہیں روحانی ہے یعنے روح کی صفتیں رکھتی ہے وہ جنہیں بافہم اور با ارادہ فاعل ہے برخلاف اُسکے وہ شی جسے ہم جسم کہتے ہیں روحانی نہیں یعنے اُسمیں روح کی کوئی صفت پائی نہیں جاتی جسمانی ہے یعنے جسم کی صفات سے مالامال اور ہر ایک امر میں اُسکی صفتیں روح کی صفات سے مباین اور مخالف ہیں یہہ روح اور جسم مخالف صفات رکھتے ہیں جو جسم ہے وہ روح نہیں اور جو روح ہے وہ جسم نہیں +

(۲) دوسرا امر جسکی نسبت سارے عقلا کی رائے متفق ہے یہہ ہے کہ یہہ دو مخالف شی یعنے روح اور جسم انسان کی ذات میں ملی ہوئی ہیں اِس میل کی نسبت تین چیزیں اشکار ہیں

اوّل یہہ مثیل شخصی میل ہی یعنے اُسکے وسیلہ سے روح اور جسم ملکر ایک شخص یا انسان بنتا ہی اور اُس شخص میں ایک ہی چیتنا یا مدرکہ ہی وہ انسان ہی جو سوچتا ہی پیار کرتا ہی کام کاج کرتا ہی یعنے اپنی ساری روحانی اور جسمانی حرکتوں کا فاعل ہی + باقی آیندہ

نمایش گاہ صنعت وحرفت وغیرہ

شملہ کا ایک نظارہ

مضمون ذیل ایک ہمارے مکرم روشن خیال لایق و فایق مدبر کا لکھا ہوا ہی جنکے خیالات سے ہم بالکل متفق ہیں اور بشاش ہوکر تعریف کرتے ہیں اور مسرت کے ساتھ اُسکو ملک کے سامنے پیش کرتے ہیں +

۱ - تصاویر -

میں نمایش گاہ ہذا کے کمرہ تصاویر کی رونق کے معاینہ سے عموماً محظوظ و مسرور ہوا مگر اس امر سے نہایت ہی دلشکنی ہوئی کہ ہمارے ملک پنجاب میں سے سوائے طلبا مدرسہ صنعت وحرفت لاہور کے کسی مصور نے ایک بھی تصویر پیش نہ کی اس سے سراسر کم ہمتی کوتاہ اندیشی مصوران پنجاب کی ظاہر ہوتی ہی بڑے افسوس کی بات ہی کہ پنجاب کے اُستادان علم مصوری اس نمایش گاہ کی کچھ بھی قدر نہ کریں اور اُسکے فواید سے جو ظہر من الشمس ہیں بالکل آنکھ بند رکھیں - اگر مصور پنجاب میں مطلق نہ ہوتے تو مجھے بالکل افسوس نہوتا مگر چونکہ مجھے بخوبی معلوم ہی کہ اس فن کے کامل اُستاد ہمارے ملک میں موجود ہیں میرا دل اسبات سے نہایت ہی جلتا ہی کہ وہ لوگ اس موقع اور اسوقت کا فایدہ نہ اٹھائیں اور ہاتھ پر ہاتھ دھر رکھے ہوئے بیٹھے رہیں ایسے موقع صاحبان فنون کی لیاقت کے معیار اور اُنکی ترقی کے باعث ہیں - اگر بایں ہمہ تنگدستی و قدر ناشناسی ہمارے ہموطنوں کا یہہ حال ہی تو اُن سے بطور خود علوم وفنون میں ترقی کرنے کی کیا اُمید ہو سکتی ہی - میری دلشکنی کی آگ اگر اور بھی زیادہ بھڑک اُٹھی جب مجھے یاد آیا کہ سردار گوربکھ سنگھ صاحب پروفیسر اورینٹیل کالج لاہور بھی جو فن مصوری میں اعلیٰ درجہ کی مہارت رکھتے ہیں اور اپنی اس لیاقت کے لئے دو ایک دفعہ اسی سوسائٹی شملہ کے ایک جلسہ میں اور ایک دفعہ انگلستان میں انعام و تمغہ حاصل کرکے افتخار حاصل کر چکے ہیں اُسکے فواید سے آنکھ بند کرکے بیٹھے ہیں اور اُن کے دل میں یہہ خیال بطور مستقل پیدا نہیں ہوا کہ ایسی نمایش گاہ میں ملک کی شہرت و نیکنامی کا ایک بڑا باعث ہی اور پرانے علوم وفنون کے قایم رکھنے کے لئے بھاری ذریعہ - حیف صد حیف ناحق دل جلتا ہی کوئی نہیں سنتا کہ کیا بک رہا ہوں - کس محب وطن کا دل نہیں جلیگا کہ ہمارے حاکمان ہمارے قدیمی فنون کے قایم رکھنے اور ترقی دینے کی غرض سے ایسے ایسے مواقع مقرر فرماکر انعامات اور اعزاز توقیر مرحمت فرماویں اور ہم لوگ جنکی خاطر یہہ سب تکالیف اُٹھائی جاویں ناشکر بنکر کسیطرح اس کا خیال تک بھی نہ کریں - کیا یہہ جائے شرم نہیں ہی کہ کل انعامات از طرف سوسائٹی و حضور ویسرائے و حضور کمانڈر انچیف و نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب وآنریبل سی گرانٹ صاحب بہادر بباعث عدم موجودگی حریفان دیسی کے فرنگیوں کے ہاتھ آئے جو کرے سو پاوے - بایں ہمہ دلشکنی ہمارے ایک ہندوستانی بھائی مسٹر پشتنجی یونجی نامی ایک پارسی نے ایک عمدہ انعام حاصل کرکے ہمکو اتنا کہنے کی جگہ دیدی ہی کہ ہندوستان میں بھی فن مصوری کا نام ہی - مسٹر پشتنجی یونجی نے چار تصاویر پیش کیں وہ سب کی سب عمدہ اور اچھی نمونہ کی ہیں - ہمیں مدرسہ صنعت کاری لاہور کا بھی مشکور ہونا چاہئے کہ وہاں سے بھی کچھ تصاویر پنجاب کا نام رکھنے کے واسطے بھیجی گئی تھیں گو وہ درجہ کمالیت نہیں دکھاتیں مگر آگے کے لئے اُمید پیدا کرتی ہیں +

فہرست انعامات واعزاز مرحمت کردہ کمیٹی انعامات سوسائٹی مذکور -

والسرائے صاحب کا انعام نمبر ۶۹ - آبی رنگ مسمی برنہام بیچز ڈاکٹر ولکس کو + لفٹنٹ گورنر صاحب کا انعام نمبر ۴۳ - آبی رنگ دوار کا کا طوفان میں ہونا میجر ولن صاحب کو + کمانڈر انچیف صاحب کا انعام نمبر ۳۱ - آبی رنگ چینی روڈ پر ایک نشان مسٹر ہین صاحب کو + آنریبل سی گرانٹ صاحب کا انعام نمبر ۴۳ و ۴۷ تصاویر افغانستان لفٹنٹ اوراڈفورڈ کو + ایک تماشاگاہ کا انعام نمبر ۲۵ - آیلز الگزنڈر - مسٹر جیمسن کو + سوسئیٹی کا پہلا انعام نمبر ۴۲ آیلز - برفانی چوٹیان - درہ خاچل میجر سٹرٹ کو + سوسائٹی کا دوسرا انعام نمبر ۴۰ آیلز - وٹنگ مسٹر ایسٹن کو + سوسائٹی کا تیسرا انعام نمبر ۱۴ آیلز پارسیوں کا ایک کاہن مسٹر پشتنجی یونجی صاحب کو + سوسائٹی کا چوتھا انعام نمبر ۱۶ - آبی رنگ - دیری کھڑکی کے نیچے کے پھول مسٹر گریہم کو + اعلیٰ درجہ کی تعریف کے روغن - نمبر ۳۵ ڈسٹرہارن میجر سٹرٹ صاحب کو نمبر ۳۸ - ایون رنگ آرائے مسٹر ڈیل صاحب نمبر ۴۴ ہالینڈ کے کتے مسٹر جیمسن + نمبر ۴۵ باہم کے جنگل اے ڈبلیو فورڈ صاحب + رنگ آب - نمبر ۹ پہاڑ کا معاینہ ڈاکٹر سل صاحب + نمبر ۱۴ نارس کرنیل میلس + نمبر ۱۵ گذرگاہ خواجک کرنیل سانکی + نمبر ۲۶ محل کو تھائی کرنیل سانکی + نمبر ۳۵ شون کا ایک ماہی گیر مسٹر کار صاحب + نمبر ۱۲ نقشہ شولا کرنیل سانکی + نمبر ۳۶ بلوہلز کپتان ہیرن

نمبر ۴۹ برلب دریائے ریم یو ٹر کرنیل لمس نمبر ۵۰ پرانا قلعہ اقوم دہلی ڈاکٹر جانس صاحب + نمبر ۱۲ بنگلمی شل کرنیل سانگی صاحب نمبر ۳ ۲۷ کوٹ کولوسس ڈویس صاحب - نمبر ۱۰۲ اسٹنڈینر وودی برش رونمی - ڈاکٹر ریل صاحب - نمبر ۱۲۳ - ایک پہاڑ پر طوفان کا آنا مسس گرٹروڈ الیسٹن - تعریف کے لائق روغن - نمبر ۲۹ ایک سادھو - مسٹر پیشنبی پوہان جی نمبر ۳۶ ایک آرام گاہ فرستادہ اے لوکس صاحب بہادر آبی رنگ نمبر ۱۷ اورہ لڈرا میجر پیرٹن صاحب - نمبر ۲۲ راس النفنسٹن کپتان سٹرہن - نمبر ۲۷ منجار کا مندر کرنیل مور صاحب - نمبر ۶۳ رمیسان کلوسس ڈیوس صاحب نمبر ۷۲ افین وار دبنیس سرجنٹ گلنڈو - نمبر ۱ گھمنی دیوال میجر پلین صاحب - نمبر ۱۰۰ - ایک سنگ مرمر کی چھتری جے گرفتھس صاحب - نمبر ۱۰۵ کلو کا ایک گانو سٹرمیک کراکن صاحب - نمبر ۱۰۵ اجائے بے ہوا میجر پلین صاحب نمبر ۱۰۹ دوار کا دریائے گمتی سے میجر پلین صاحب - نمبر ۱۱۵ گمتی کر ایک دار کا میجر پلین صاحب - نمبر ۱۲۰ ایک باغ کی دیوار پر مس ایلس ویسٹ - نمبران ۱۳۸ و ۱۲۹ جلال آباد اور قرم کی ریل کے راستے میجر کلاک ار اے +

از انجمن پنجاب

اخبارات تار برقی

قندھار - ۲۰ ستمبر - جنرل ہیوگمت مع کچھ فوج کے آج یہاں داخل ہوئے - جنرل رابرٹس کو صحت ہے +

قندھار - ۲۲ ستمبر کوٹ تحقیقات نے فوجی باتوں میں سب کے اظہار لئے ہیں جنکے سبب سے میوند میں زک ہوئی تھی جو دو افسر کام سے معطل ہیں انکی نہایت افسوسناک حالت ہے مختصر طور پر یہی کہنا کافی ہے کہ برگیڈیر بروز نے بذریعہ نشان کے سالہ کو دھاوے کا حکم دیا تھا لیکن دھاوا نہ کیا گیا اور بروقت واپسی کے بھاری توپیں چند سواروں کی حفاظت میں چھوڑ دیگئیں اور چار پانچ سوار تیسری لیٹ کیولری اور تیسرے رسالہ سندھ کے انکام کے لئے موجود تھے - سر فریڈرک رابرٹس اور اُن کے سٹاف افسر کل سنگی سے قطع کو روانہ ہوئے جنرل موصوف نے راستہ پر فوج کے تقسیم کی ہدایت کی ہے +

شملہ - ۲۵ ستمبر - جنرل بیکر کا برگیڈ قلعہ عبد اللہ میں کل داخل ہوا اور طوبی کے میدان میں ہوکر روانہ ہوگا چھوٹا کالم فوج جو زیر کمان کرنیل روکرافٹ کے ہے اور کواس کو جاتا ہے ۲۶ تاریخ کو مقام دام میں داخل ہوا - جنرل بیکر گر مقام برنائی کو کل روانہ ہوئے تاکہ وہاں کا بندوبست کریں اور مری کے جرگوں سے فیصلہ کرکے ریلوے کی آمد و رفت قایم کریں جو برگیڈ قندھار سے میوند کو روانہ ہوا تھا مقتولین جنگ ۲۷ جولائی کی لاشوں کو دفن کرکے واپس آیا - وہاں ایک بڑا تودہ اینٹوں کا بطور نشان قبر کے بنا دیا گیا ہے +

نینی تال - ۲۲ ستمبر - مردہ زندہ کی فہرست میں ذیل کے لوگ مضروب ہوئے - مسٹر آر میکلوڈ - مسٹر جے واکر - مسٹر لے ڈرو - مسٹر س گرے - یہہ چار شخص ہیں اور باقی سب مرے +

قندھار - ۲۳ ستمبر - انشی لاشیں جنکی نسبت احتمال ہے کہ وہ جنرل بروز کے لشکر فرنگی ہیں پیر گندا میں جو قندھار سے چار میل کے فاصلہ پر ہے ملیں اُن لوگوں کو غالباً گرد و نواح کے موضع والوں نے ۲۸ جولائی کو مارا ہے - چھ انگریز افسر فرنگی لاشیں میوند بہو نچائی گئیں جو چار یا پانچسو لاشوں کے پیچھے خاص میدان جنگ میں تھیں +

قندھار - ۲۳ ستمبر - آجکل ہمارا خاص خیال رسد پر رجوع ہے کرنیل لواز سر نو باربرداری کا انتظام کر رہے ہیں - راہ کابل میں جانوروں اور اُن کے سامان کا جو نقصان ہوا وہ درست ہو رہا ہے - بیان ہے لیکن سرکاری خبر نہیں ہے کہ جنرل بروز کا برگیڈ ہندوستان کو واپس جائیگا +

قندھار - ۲۴ ستمبر - بموجب ہدایت ہیڈکوارٹر کے جنرل راس نے حکم دیا ہے کہ تمام بنگال کی فوج باستثناء اسکرد کی توپوں کے قطع کی جانب روانگی کے لئے تیار ہے یہہ فوج اتوار کو روانہ ہوگی - اب اُسکی روانگی میں دیر مناسب نہیں ہے کیونکہ فوج کے پاس زاید کمل نہیں ہیں فقط تھوڑے سے باران کوٹ ہیں +

نیویارک - ۲۲ ستمبر - امریکہ کے لوگوں نے جو بجر آرکٹک کی جانب گئے تھے - سر جان فرنکلین کے گروہوں کی لاشیں دریافت کیں - یہہ گروہ ۱۱ سو تک برابر برف کی گاڑی میں سوار ہو کر گیا تھا +

قندھار - ۲۵ ستمبر - نویں لانسر کو یہاں رہنے کا حکم ملا ہے - پندرھواں رسالہ ہوزار ہمراہ فوج بنگال کے واپس جائیگا - کل روانہ ہونیکے لئے سب انتظام ہوگیا یہاں سے ہمارے سب زخمی بھی جائینگے - افسر یہاں برہنہ شمشیر اور تپنچہ ہاتھ میں لئے ہوئے پھرتے ہیں - یوروپین سپاہی جب تک برہنہ شمشیر ہاتھ میں نہ لئے ہوں اپنے خیمے سے ہرگز بھی نہیں جا سکتے فوج کے لوگوں کو جو کچھ خوف اس راستہ پر ہے اُس سے مضبوط گڑھا گمرہ پلٹن اور گورکھا اور سکھوں میں لڑے ہیں +

لنڈن - ۲۶ ستمبر - لیڈی رین صاحبہ برنڈزی سے

۵ نومبر کو روانہ ہونگی ایک ہفتہ میں مصر میں قیام فرمایئنگی اور پھر ۱۶ نومبر کو جہاز کہتی نامی پر روانہ ہو نگی +

قسطنطنیہ ۲۰ ستمبر ۱۸۸۰ء امیر البحر سیمور گوسہ کو والیس کے متفق بیڑہ جہازات فوجی کو حکم دیا گیا ہے کہ تیار ہیں اور دوشنبہ کو ڈلسکنو کو روانہ ہوں گورنمنٹ ٹرکی نے ڈلسکنو دینے سے قطعی انکار کیا کہ جبتک یہہ بحری اعتراض دور نہ ہوگا ہم کبھی نہ دینگے ۔ البانیہ کے جلسہ نے دھمکی دی ہے کہ اگر یہہ مقام دیدیا گیا تو ہم تمام اہل غطام کے کانسلونکو گرفتار کرینگے ۔ برٹش کانسل سقوطری سے چلا گیا +

پیرس ۲۵ ستمبر وزیر دول خارجہ نے ایک سرکلر جاری کیا جسمیں لکھتے ہیں کہ فرانس میں امن و امان کا برتاؤ ہونا نہایت ضروری ہے +

شملہ ۲۷ ستمبر ۔ جنرل بیکر کل سبکی کو روانہ ہوئے سیکنڈ کابر گیڈ معہ پندرھویں رسالہ ہوزار کے قندھار سے ۲۰ تاریخ کو روانہ ہوگا اور ایک حصہ فیر کے ڈویزن کا کیمپ قندھار میں بڑھایا گیا باقی اپنے کیمپ میں ہے تاکہ رسد کی آمد و رفت بخوبی قایم رہے بیان ہے کہ جب ایوبخان کی کابلی فوج غزنی میں داخل ہوئی تو وہاں کے گورنر نے غلزیوں کو موقوف کر دیا کہ اپنے گھرونکو جائیں کابلی اور کوہستانی کابل کو گئے +

قندھار ۲۲ ستمبر ۔ آج جنرل فیر نے اپنے ڈویزن کی تمام فوج پیدل کی جو قندھار میں موجود ہے پریڈ کی فوج کی تعداد تین ہزار چار سو تھی ۔ فیر کا اول برگیڈ معہ الیف ۲ شاہی توپخانہ کے خانہ غریب میں ہے اُنکے رسالہ کے برگیڈ میں یہہ رسالے ہیں تو ان لانسر رسالہ جو گوگران میں ہے دوسرا رسالہ بمبئی ۔ دوسرا رسالہ سندھ ڈی بی شاہی توپخانہ یہہ سب قندھار میں ہیں +

نینی تال ۔ ۲۷ ستمبر ۔ ایک جلسہ آج زیر پریسیڈنٹی حضور لفٹنٹ گورنر کے منعقد ہوا ایک کمیٹی یورپین اور ہندوستانی لوگوں کے لئے جنکو اس حادثہ سے ضرر پہونچا ہے چندہ جمع کرنے کیواسطے مقرر ہوئی فوراً سات ہزار روپے جمع ہوگئے +

شملہ ۔ ۲۸ ستمبر ۔ ہیونڈ کی چٹھیات آج ایک پرچہ ایڈ گزٹ میں طبع ہوئی جسمیں پڑھنے کا ذکر ہے صاف صاف معلوم ہوتا ہے کہ پہلے اسکی سفارش جنرل بر مروز نے کی تھی اور کمانڈر انچیف نے ۱۵ تاریخ تار برقی بھیجی کہ ولی کی فوج بھاگ گئی اور حالت بدل گئی ۔ جنرل بروز کو لازم ہے کہ اپنی راے سے کام کرے اور اسکی کامل رپورٹ کرے وہ احتیاط سے کام کرے اسلئے کہ جہاں سے کمک ملیگی وہاں سے کسیقدر فاصلہ ہے پھر کمانڈر انچیف نے ۲۲ تاریخ تار برقی بھیجی اگر تم اپنے تئیں حملہ کرنے کے لئے مضبوط جانتے ہو تو کامل اختیار تمکو ایوبخان پر حملہ کرنیکا ہے یہہ آخر تار برقی نہایت ضروری ہے اس سے دریافت ہوتا ہے کہ معاملات کی حالت بخوبی سمجھ لینا چاہیے تھا +

جنرل برمروز اور بروز نے جو چٹھیاں بھیجیں وہ بہت مختصر ہیں اور ہرگز قابل تسکین نہیں ہیں لیکن ایک چٹھی میں جو جنرل گریوز نے گورنمنٹ ہند کو بھیجی عمدہ طور پر ریویو کیا ہے +

بمبئی ۔ ۲۸ ستمبر ۔ تیسرا رسالہ حیدرآباد کو بمبئی واپس آنے کا حکم ہوا ہے ۔ فوجی جہاز ہمالیہ نامی ۳۰ ستمبر کو انگلستان کی طرف روانہ ہوگا جہاز تناسرم بمبئی میں کل کراچی سے داخل ہوا +

لنڈن ۲۷ ستمبر ۔ دائی کونٹ مانٹ مورلیس اپنی گاڑی میں بمقام گلان برگوئتی گیلوے ہواخوری کو گئے تھے گولی سے مارے گئے +

ایک جلسہ آیرش گروہ کا بمقام کلرتس اور نیورس میں جمع ہوا مسٹر پارنل نے دونوں جلسوں میں اسپیچ کہی بیان تھا کہ اراضیات آیرلینڈ کا معاملہ حل کرنا یہی ہے کہ ملکیت اراضی ان مزارعین کو دیجاوے اور کہا کہ یہی بات تمام ملک کے لوگونمیں تسلیم ہونا چاہیئے ۔ لفٹنٹ جنرل سلیجی ستھ کیپ کے کمانڈر انچیف مقرر ہوئے یہہ ۲۰ اکتوبر کو روانہ ہونگے +

قسطنطنیہ ۔ ۲۶ ستمبر ۔ رضا پاشا نے کپتان جہاز الگزنڈیہ جو کہ کمانیر انگلش آہنی جنگی جہاز کا ہے اور جو اس انکار کو لیگیا تھا کہ فوج واپس نہ لیجائیگی اور آخری فرمان لیگیا تھا کہا کہ ڈلسگنو پر قبضہ کرنے کا کوئی ارادہ کیا گیا تو روکا جاویگا ۔ جہازوں کا اُس بندرگاہ کو روانہ ہونا چہارشنبہ تک ملتوی رہا +

کاج ۲۰ ستمبر ۔ چارہ لانیوالی گروہ مقام کوس سے واپس آگئی ہے کیونکہ سامان رسد جو علاوہ قلیل ہے لفٹنٹ جنگر صاحب پولیٹیکل افسر خبر دیتے ہیں کہ فوج زوب نے مقام کاوس کو لوٹ لیا ہے جسنے کاج پر حالیں حملہ کیا تھا اسلئے سامان رسد کی نسبت اُمید نہیں ہے +

یہہ اُمید کیجاتی ہے کہ ریلوے کا کام جلد شروع ہوگا +

لنڈن ۔ ۲۸ ستمبر ۔ مسٹر ڈیلن نے مقام ایکب برپ میں ایک اسپیچ کہی اور باشندگان آیرلینڈ سے چاہا کہ جو تمہارا استحقاق ہے حاصل کرو اور ملتجی ہوئے کہ زمیندار پر حملہ نہ کرو ۔ مشہور ہے کہ نہلسٹ نے ایک روسی جہاز لوادیا نامی کے بھی تباہ کر دینے میں جو گلاسگو میں تیار ہو رہا ہے سازش کی ہے سب قسم کے مال تجارت کی فروخت تشویش کیوجہ سے کم ہوتی ہے +

لودیانہ

ایک کسبی جو امرتسر یا لاہور سے لوچہ بازار میں آنکر آباد ہوئی تھی ۱۱ مارچ کو رات کیوقت کہیں گئی اور وہاں سے صبح کو سخت بیمار آئی۔ اور شام تک مرگئی۔ ایسی ناگہانی موت کی لاش شفاخانہ میں پہونچائی گئی اور جناب ڈاکٹر صاحب نے بعد ملاحظہ لاش کے رپورٹ کی کہ یہہ موت باعث لگنے ضرب کے جو کہ انتڑی میں لگی ہے واقع ہوئی ہے۔ پولیس نے تحقیقات شروع کی۔ یہہ تحقیقات جانی رام ڈپٹی انسپکٹر پولیس لودیانہ کے سپرد ہوئی وارثہ نے ہر چند بیان کیا کہ مسمات اللہ جوائی کو تین شخص جنکو میں شناخت نہیں کر سکتی ہوں کوتوالی کے عقب کے خام گھروں میں لیگئے مگر ایک شنوائی نہ ہوئی اور وارثہ کو حوالات میں داخل کر دیا۔ ایک ہفتہ کے بعد جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے وارثہ کو ... کے مچلکہ پر چھوڑ دیا مگر اُسکے دوسرے روز پولیس نے پھر اُسکو حوالات جوڈیشل میں بھیجدیا اور تحقیقات یہہ شروع کی کہ مقتولہ کی عمر کم تھی مگر ڈاکٹر صاحب نے رپوٹ کی کہ مقتولہ پوری عمر کی عورت تھی۔ جسروز یہہ مقدمہ ختم ہونیکو تھا فتح محمد کنسٹبل نے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کو خبر دی کہ مسمات اللہ جوائی کو ۱۱ مارچ کی رات کو مسمی لچھمن داس سارجنٹ متعینہ کوتوالی لودیانہ اور جانی رام ڈپٹی انسپکٹر متعینہ کوتوالی لودیانہ اور مہر حسن نے بلوائی تھی اور اُس رات کو بڑی شراب نوشی ہوئی۔ حالت شراب نوشی میں مسمات جگاں طوائف جو لچھمن داس کہ کی آشنا تھی غصہ میں بھری ہوئی آئی اور اللہ جوائی کے شکم میں لات ماری۔ چنانچہ اس خبر کے پہونچتے ہی اللہ جوائی کی وارثہ تو بری ہوئی اور جانی رام ڈپٹی انسپکٹر پولیس و لچھمن داس سارجنٹ گرفتار کئے گئے۔ جو خبر فتح محمد کنسٹبل نے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کو دی تھی اُسکی تصدیق چند گواہان نے کی۔ ہر سہ ملزمان کی طرف سے تین وکیل جھگڑتے رہے اور مقدمہ بہت عرصہ تک ہوتا رہا۔ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے مقدمہ مذکور میں نہایت ہی محنت و عرق ریزی کی اگرچہ ہم تمام مقدمہ کی روئداد کو مشتہر کریں تو چند پرچوں میں روئداد ختم ہو۔ مگر چونکہ ہمکو ایسے واقعات سے کچھ غرض نہیں ہے اسلیئے یہہ خبر کے طور پر لکھا جاتا ہے کہ ۳ اکتوبر کو بیٹھکگاہ جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر سے ایک سال کی قید جانی رام ڈپٹی انسپکٹر و سو روپیہ جرمانہ اور اگر جرمانہ ادا نکرے تو چھ ماہ اور قید کی سزا ہوئی اور یہی سزا لچھمن داس سارجنٹ کو دیگئی اور جگاں بری ہوئی۔ اور مبلغ سو روپیہ جرمانہ میں سے ... وارثہ کو بطور خونبہا کے دینے کا حکم ہوا ہے ہمکو یقین ہے کہ اس سزا اور مقدمہ مذکورہ بالا سے شہر کے بہت سے لوگ عبرت حاصل کرینگے کہ بدکام کا کیا نتیجہ ہوتا ہے +

غزل

پی چکے ہیں اُلفتِ عیسےٰ کے پیمانے کو ہم۔
کیا کرینگے ساقیا اب جا کے میخانے کو ہم۔
کیوں کریں فکرِ تلاشِ عشرتِ فانی کبھی۔
آئے ہیں دنیا میں کیا جی اپنا بہلانے کو ہم
روح گرچہ مستعد ہے جسم پر کمزور ہے۔
کرتے ہیں گو پا گناہ بعد اُسکے پچھتانے کو ہم
اے مسیح اب تو ہی نظرِ رحم رکھ ہم پر سدا۔
چھوڑ کے آئے ہیں سارے خویش و بیگانے کو ہم
جبکہ اُسنے جان اپنی دی ہمارے واسطے۔
کیوں نہ ہوں اُسکے لئے تیار مرجانے کو ہم
رات گذری ہے بہت نزدیک ہے دن کا نمود۔
اے مسیح اب چاہتے ہیں تیرے پاس آنے کو ہم
کون کر سکتا ہے ہمکو اُسکی اُلفت سے جُدا۔
شمع ساں جلنا سکھا دیں آج پروانے کو ہم
جانتے ہیں اپنی کمزوری مسیحا ہاں مگر۔
تیری طاقت سے کرینگے تیرے فرمانے کو ہم
چھوڑ دے گا دل عطار دانی سب بیہودگی۔
لے چلے ہیں خدمتِ عیسےٰ میں دیوانے کو ہم

امر سنگھ مہتمم ... پریس لودیانہ میں ... صاحب کے اہتمام سے چھپا